١٤٣١

اعداء حرم کو مثلِ گنہ گار لے گئے

اعداء حرم کو مثلِ گنہ گار لے گئے
مجرائی بے رداء سرِ بازار لے گئے

لکھا ہے سر حسین کا روتا تھا طشت میں
سیدانیوں کو جب سرِ دربار لے گئے

مادر لپٹ کے تربتِ اصغر سے کہتی تھی
مجھکو نہ ساتھ اے میرے دِلدار لے گئے

اصغر لپٹ کے جھولے سے روتے تھے زار زار
جب ماں کی گود سے شہِ ابرار لے گئے

کھیچیں مہار اونٹ کی مقتل سے شام تک
بارِ گراہ یوں عابدِ بیمار لے گئے

بالو سے منہ چھپائے ہوئے اشکبار تھے
مجلس میں جب حرم کو ستمگار لے گئے

جائیگا تو انیسؔ مقرّر بہشت میں
سن لیجیو کے حیدرِ کرّار لے گئے

*****